



سوال

(348) بلاوجہ طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے سیٹ الرحمن دریافت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بلاوجہ اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ اس کی بیوی اس کے گھر آباد رہنا چاہتی تھی۔ اس کا مہر ایک طلائی انگوٹھی تھی۔ جس کے ادا کرنے کی وہ استطاعت رکھتا ہے۔ لیکن اس نے اہل حدیث حضرات سے چندہ اکٹھا کر کے مہر ادا کیا ہے۔ یہ شخص موجودہ امام کے پیچھے نماز بھی نہیں پڑھتا بلکہ وہ دورانِ جماعت بیٹھا رہتا ہے۔ جب جماعت ہو جاتی ہے تو اپنی الگ نماز پڑھتا ہے ایسے شخص کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی قانون کی رو سے عورت کو بلاوجہ یا اپنی خود غرضی کی خاطر طلاق دینا جائز نہیں ہے بلکہ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "کہ اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق دینا ہے۔" (البوداؤد)

کیونکہ بلاوجہ طلاق جینے سے شیطان اور اس کے کارندوں ہی کو خوشی ہو سکتی ہے۔ جو میاں بیوی کے درمیان پھوٹ ڈال کر خاندانوں کو توڑتے ہیں۔ اور ان میں دشمنی و عداوت پیدا کرتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں طلاق صرف شدید مجبوری کے پیش نظر ہی دی جاسکتی ہے۔ صورتِ مسئولہ میں اگرچہ طلاق بلاوجہ دی گئی ہے۔ تاہم واقع ہو چکی ہے۔ اگر عورت واقعی بے گناہ اور بے قصور ہے تو طلاق دہندہ نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے عورت کو چاہیے کہ وہ صبر و استقامت کا مظاہرہ کرے۔ اللہ کے ہاں اس کے اجر و ثواب کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔ پھر حق مہر کے متعلق جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ وہ بھی انتہائی قابلِ مذمت ہے۔ اس کی ادائیگی کی استطاعت رکھتے ہوئے اہل جماعت کے سامنے دستِ سوال دراز کیا گیا ہے۔ شریعت کی رو سے ایسا کرنا جائز نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "کہ جو انسان بلاوجہ کسی سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔" اہل جماعت کو اگر اس کی ڈھٹائی کا علم تھا تو اس کا چندہ اکٹھا کرنا بھی باعثِ تعجب ہے؟ موجودہ امام کے پیچھے اس کا نماز نہ پڑھنا اپنی نماز کو ضائع کرنا ہے۔ کیوں کہ جماعت کے وقت بلاعذر بیٹھے رہنا اور بعد میں اکیلے نماز پڑھنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ ایسے آدمی کو حکمت اور دانائی کے ساتھ سمجھایا جائے اور جو عیوب اس میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی احسن انداز سے اصلاح کی جائے اگر باز آجائے تو بہتر بصورت دیگر اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اللہ اس کے احوال کی اصلاح فرمائے گا۔

حذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
مفتی فتاویٰ

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 362